



سوال

(553) اولاد کی خاطر دوسری عورت کا پیٹ کرایہ پر لینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں جرمنی میں رہائش پذیر ہوں، میری بیوی کے رحم میں کوئی خرابی ہے، جس کی وجہ سے استقرار حمل نہیں ہوتا، مجھے کچھ دوستوں نے مشورہ دیا ہے کہ ہم میاں بیوی کے لطفہ امشاج کو کسی تیسری عورت کے رحم میں رکھ کر صاحب اولاد ہو سکتے ہیں، ہمارے ہاں اس طرح کی عورتیں دستیاب ہیں جو اپنا پیٹ کرایہ پر دیتی ہیں، اس طرح اولاد حاصل کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ قرآن و حدیث کے مطابق ہمیں آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں ذکر کردہ صورت حال جدید میڈیکل کی ترقی، مادہ پرستی اور حصول زر کے برگ وبار ہیں، یہ وہاں ہندوستان میں بھی عام ہے، وہاں مجبور بے بس عورتیں کسی غیر مرد کے لطفہ کی نشوونما کے لیے اپنے رحم کرایہ پر دیتی ہیں، اس طرح انہیں خاصی رقم مل جاتی ہے، ہمارے رجحان کے مطابق یہ کاروبار ناجائز اور حرام ہے جس کی حسب ذیل وجوہات ہیں:

قرآن کریم کی صراحت کے مطابق بچے کی وہ ماں ہوتی ہے جو اسے جنم دے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا أَهْلَبُكُمْ إِلَّا الْإِثْمَانِي وَوَدَّعْتُمْ ۝ [1]

”ان کی ماںیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا ہے۔“

ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا ۝ [2]

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں، تمہاری ماؤں کے پیٹ سے بائیں حالت نکالا کہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے۔“

جب کہ صورت مسؤلہ کے مطابق بچہ جنم دینے والی کے بیضہ المنی سے وہ بچہ پیدا نہیں ہوا بلکہ مخلوط مادہ منویہ کو اس کے رحم میں رکھا گیا ہے، بچہ تو اسی عورت کا جزو ہے جس کا بیضہ المنی اس کے معرض وجود میں آنے کا سبب ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ماں وہی عورت ہے جس کے بیضہ المنی سے اس کی پیدائش ہوئی ہے، ایسے حالات میں پیدا ہونے والے



بچے کی ماں کس عورت کو قرار دیا جائے گا؟ ہمارے نزدیک وہ عورت جس کے رحم میں شوہر کے علاوہ کسی دوسرے مرد کا مادہ منویہ پہنچایا گیا ہے وہ بدکار اور زانیہ عورت ہے، جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔

پھر میاں بیوی کے مادہ منویہ کا حاصل کرنا اپنی جگہ پر قابل اعتراض ہے، اس کی بعض صورتیں شرعاً حرام ہیں، اس بنا پر ایک مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ حصولِ اولاد کے لیے کسی بھی ناجائز کام کا سہارا لے بلکہ اسے صبر سے کام لینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے آرزو کے ساتھ دعا کرتا رہے، اس کے علاوہ کثرتِ استغفار کو اپنا معمول بنائے، اللہ تعالیٰ اسے اس عالم رنگ و بوم میں اولاد سے محروم نہیں رکھے گا۔ قرآن کریم میں ایسے واضح اشارات ملتے ہیں کہ کثرت سے استغفار سے اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ عطا کرتا ہے۔ (وا علم)

[1] ۵۸/المجادلہ: ۲۔

[2] ۱۶/النحل: ۷۸۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 459

محدث فتویٰ